مولانا محمد منشاء کاشف ۔۔۔ فیصل آباد

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دروازہ بند ہو گیا

محمد ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا نہ ظلی نہ بروزی جو بھی دعویٰ کرے مفتری اور کذاب ہے۔

مسلمانوں میں مسئلہ ختم نبوت اصول کی طرح مسلمہ ہے اس لئے کہ یہ مسئلہ نہ قیاسی ہے نہ استنباطی بلکہ قرآن مجید اور حدیث شریف کے صاف لفظوں میں اس مسئلے کا اظہار کیا گیا ہے۔ تصور اس مسئلے کی یہ ہے کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی شخص کو منصب نبوت حاصل نہیں ہو سکتا نہ اصلی نہ ظلی اور نہ بروزی نہ نقلی۔ اس دعوے پر دلیل آیت قرآن ہے:

ما كان محمد ابآ احد من رجالكم ولكن رسول الله و خاتم النبين۔ (احزاب آیۃ ۴۰)

یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کسی مرد کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسولؐ اور خاتم النبیین ہیں۔ اس آیت کی تفسیر میں خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لا نبی بعدی۔" (بخاری و مسلم)

میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا اور حدیث میں انبیاء علیہم السلام کی مثال بیان اسی طرح کی ہے:

عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل و مثل الانبياء كمثل قصر احسن بنيانه ترك منه موضع لبنة فطاف به النظار يتعجمون من حسن بنيانه الا موضع تلك اللبنة فكنت انا سددت موضع اللبنة ختم بى البنيان و ختم بى الرسل و فى رواية فانا اللبنة و انا خاتم النبيين متفق عليه ۔ (مشکوۃ باب فضائل سید المرسلین صلوۃ اللہ وسلامہ علیہ)

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری مثال مجھ سے پہلے انبیاء کے ساتھ ایسی ہے جیسے ایک خوبصورت قصر ہے جس میں ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی گئی۔ پس دیکھنے والے آ آکر دیکھتے ہیں اور اس کے حسن تعمیر پر خوش ہوتے ہیں مگر ایک اینٹ کی جگہ خالی دیکھ کر حیران بھی ہوتے ہیں پس میں ہی وہ اینٹ ہوں جس سے خالی جگہ پر ہو گئی اور میں ہی خاتم النبیین ہوں۔

اور حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اسی طرح بیان فرمائی:

عن ابى هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فضلت على الانبياء بست اعطيت جوامع الكلم و نصرت بالرعب و احلت لى الغنآئم و جعلت لى الارض مسجداً و طهورا وا رسلت الى الخلق كآفة و ختم بى النبيون۔ رواہ مسلم، مشکوۃ باب مذکور۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے تمام انبیاء پر چھ باتوں کے ساتھ فضیلت عطا کی گئی ہے۔

(۱) ایک مجھے کلمات جامعہ دیئے گئے ہیں۔
(۲) رعب و دبدبے کے ساتھ میری نصرت کا سامان کیا گیا۔ (۳) مال غنیمت میرے لئے حلال قرار دیا گیا۔ (۴) تمام زمین میرے لئے مسجد (عبادت گاہ) اور پاک بنا دی گئی ہے۔ (۵) میں تمام مخلوق کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ (۶) انبیاء کا سلسلہ مجھ پر ختم کر دیا گیا ہے۔

عن ابى حازم قال قاعدت ابا هريرة خمس سنين فسمعته يحدث عن النبى صلى الله عليه وسلم قال كانت بنو اسرائيل تسوسهم الانبياء كلما هلك نبى خلفه نبى و انه لا نبى بعدى و سيكون خلفاء فيكثرون قالوا فما تامرنا يا رسول الله قال فوا ببيعة

الاول فالاول اعطوهم حقهم فان الله سائلهم عما استرعاهم۔ (صحیح بخاری ج ۱ ص ۴۹۱' باب ما ذکر عن بنی اسرائیل)

حضرت ابو حازمؒ کہتے ہیں کہ میں پانچ سال حضرت ابو ہریرۃ کے ساتھ رہا میں نے اس سے سنا وہ یہ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیان فرمایا کرتے تھے کہ بنو اسرائیل کی سیاست خود ان کے انبیاء علیہم السلام کیا کرتے تھے جب کوئی نبی فوت ہو جاتا تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ کسی اور نبی کو اس کا خلیفہ (جانشین) بنا دیتا لیکن (یاد رکھو!) میرے بعد کوئی نبی نہیں البتہ خلفاء ہوں گے اور بکثرت ہوں گے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ان خلفاء کے متعلق آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ایک کے بعد دوسرے کی بیعت کرو اور ان کے حق اطاعت کو پورا کرو بلاشبہ اللہ تعالیٰ ان کی رعیت کے متعلق ان ہی سے باز پرس کرے گا۔

عن جابر ان النبی صلی الله علیه وسلم قال انا قائد المرسلین ولا فخر و انا خاتم النبیین ولا فخر و انا فخر و انا اول شافع و مشفع ولا فخر۔ (رواہ الدرمی۔ مشکوۃ)

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں رسولوں کا افسر و سردار ہوں گا یعنی تمام رسول قیامت میں جنت کے اندر داخل ہونے میں میرے پیچھے پیچھے ہوں گے) اور اس پر مجھ کو فخر نہیں اور میں انبیاء کا ختم کرنے والا ہوں یعنی نبوت مجھ پر ختم ہو گئی ہے اور اس پر مجھ کو فخر نہیں ہے اور میں سب سے پہلا شخص ہوں جو شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول کی جائے گی اور مجھے اس پر فخر نہیں۔

اور تفسیر ابن کثیر میں ہے مسند میں ہے میں خدا کے نزدیک نبیوں کا ختم کرنے والا تھا۔ اس وقت جب کہ آدم علیہ السلام پورے طور پر پیدا بھی نہیں ہوئے تھے اور حدیث میں ہے میرے کئی نام ہیں میں محمدؐ ہوں میں احمدؐ ہوں اور میں ماحی ہوں اللہ تعالیٰ میری وجہ سے کفر کو مٹا دے گا اور میں حاشر ہوں تمام لوگوں کا حشر میرے قدموں تلے ہو گا اور میں عاقب ہوں جس کے بعد کوئی نبی نہیں۔ (صحیحین)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں کہ ایک روز حضورؐ ہمارے پاس آئے گویا آپ رخصت کر رہے ہیں اور تین مرتبہ فرمایا میں امی نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں میں فاتحہ کلمات دیا گیا ہوں اور نہایت جامع اور پورے طور میں جانتا ہوں کہ جہنم کے داروغے کتنے ہیں اور عرش کے اٹھانے والے کتنے ہیں میرا اپنی امت سے تعارف کرایا گیا ہے جب تک میں تم میں ہوں میری سنتے رہو اور مانتے چلے جاؤ جب میں رخصت ہو جاؤں تو کتاب اللہ کو تھام لو اس کے حلال کو حلال اور اس کے حرام کو حرام سمجھو۔ (مسند احمد' تفسیر ابن کثیر)

> **"مجھے یہ جائز نہیں کہ میں نبوت کا دعویٰ کر کے اسلام سے نکل جاؤں اور جاہلوں سے جاملوں۔" یہ عبارت صاف کہہ رہی ہے کہ دعویٰ نبوت مرزا کے نزدیک بھی کفر تھا۔**

رحمۃ اللعالمین نے اپنی متواتر حدیثوں میں یہ خبر دے دی ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں پس جو شخص آپؐ کے بعد نبوت یا رسالت کا دعویٰ کرلے وہ جھوٹا' مفتری' دجال' گمراہ اور گمراہ کرنے والا ہے۔ احادیث صحیحہ میں اس خاتم النبین ہونے کی تشریح کر دی گئی ہے جس کے بعد کسی التباس کی گنجائش باقی نہیں رہتی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ختم نبوت کے منافی نہیں ہے کیونکہ وہ آپؐ ہی کی شریعت پر چلیں گے آج تک پوری امت کا یہ متفق علیہ عقیدہ چلا آیا ہے پس ختم نبوت کا منکر قطعی کافر اور ملت اسلام سے خارج ہے۔

حکمت ختم نبوت

امت کو ایک درخت سے مثال دیں۔ جس کے ٹہنیاں اور شاخیں جدا جدا ہو کر دور دور تک جاتی ہیں۔ لیکن اس درخت کی وحدت اس کے تنے کی وحدت پر موقوف ہے۔ یعنی کسی درخت کو ایک کہنا اس کی فرع ہے کہ اس کا تنا ایک ہے۔ اس کی تفریع یہ ہے کہ اگر تنے بھی دو ہیں تو درخت بھی دو کہلائیں گے۔ اسی طرح کسی قوم کے وحدت اس کے مرشد اعظم کی وحدت پر موقوف ہے۔ اسلام کی اصطلاح میں مرشد اعظم نبی ہے۔ اسلام میں گو کئی مختلف فرقے ہیں۔ جن میں آسمان و زمین جتنا اختلاف ہے۔ یہاں تک کہ ایک مشرق کو جاتا ہے تو دوسرا مغرب کو۔ تاہم یہ سب فرقے

ایک دین کے کہلاتے ہیں۔ کیونکہ ان سب کی نبوت ایک ہے۔ یعنی نبوت محمد یہ علی صاحبہا الصلوۃ والتحیۃ۔ یہ فلسفہ ہے ختم نبوت کا۔ چونکہ اللہ تعالیٰ کو منظور تھا کہ مسلمان باوجود اختلاف کے ایک ہی دین پر وحدت پذیر رہیں۔ اس لئے نبوت کو ان کے رسول پر ختم کر دیا۔ اسی لئے سب فرقوں کے علماء متفق ہیں کہ بعد آنحضرت ﷺ کے نبوت ختم ہے۔ یہ مضمون ایسا ہے کہ ہمارے زمانے کے مدعی نبوت مرزا قادیانی نے بھی اس کی صحت پر ابتداء میں دستخط کئے تھے۔ انہوں نے لکھا:

" ماكان محمد ابا احد من اجالكم ولكم رسول الله و خاتم النبين الا تعلم ان الرب الرحيم المتفضل سمى نبيناصلى الله عليه وسلم خاتم الانبياء بغير ستشناء وفسرڑ نبينابقوله لا نبى بعدى۔"

بیان واضح

" للظالبين ولو جوز ناظهور نبى بعد نبينا صلى الله عليه وسلم مجوزنا الفتاح باب وحى النبوة بعد تفليقها وهذا خلف كما لا يخفى على المسلمين وكيف يحيى نبى بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد انقطع الوحى بعد وفاته وختم الله به النبين ۔" (حمامۃ البشری ص ۲۰)

خاتم النبین! کیا تو جانتا نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی کا نام خاتم الانبیاء بغیر استثناء کے رکھا ہے اور آنحضرت ﷺ نے حق کے طالبوں کے لئے واضح لفظوں میں اس کی تفسیر فرمائی ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ اگر ہم کسی نبی کا آنا جائز رکھیں تو وحی نبوت کا دروازہ بند ہونے کے بعد کھولنے کے قائل ہوں گے۔ کوئی نبی بعد آنحضرت ﷺ کے کیسے آسکتا ہے۔ حالانکہ وحی نبوت کی ختم ہو چکی ہے اور اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ نبی ختم کر دیئے ہیں۔ یہ عبارت باآواز بلند اپنا مدعا صاف لفظوں میں بتلا رہی ہے کہ بعد آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا اب رہی یہ بات کہ جو کوئی دعوی نبوت کرے اس کو مرزا جی کیا جانتے ہیں؟ اس کا جواب مندرجہ ذیل عبارت سے ملتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

" ما كان ان ادعى النبوة واخرج من الاسلام والحق بقوم كافرين۔" (حمامۃ البشری ص ۷۹)

مجھے یہ جائز نہیں کہ میں نبوت کا دعوی کر کے اسلام سے نکل جاؤں اور کافروں سے جاملوں۔ یہ عبارت صاف کہہ رہی ہے کہ دعوی نبوت مرزا جی کے نزدیک بھی کفر تھا۔ جس کتاب کی یہ عبارتیں درج ہیں وہ 1311ھ میں چھپی تھی۔ باوجود اس تصریح اور تشریح کے کہ نبوت ختم ہے اور مدعی نبوت خارج از اسلام کافر ہے۔

پھر جب نبی بننے کو جی چاہا

آخر وقت جب اپنا جی چاہا کہ نبی ہوں تو اس کی تمہید یوں رکھی کہ ختم نبوت کی تشریح یوں فرمائی کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی شخص آپ کی وساطت اور اتباع کے بغیر نبی نہیں ہو سکتا۔ جس طرح سابق زمانے میں نبوت براہ راست خدا کی طرف سے ملا کرتی تھی۔ اب وہ صورت نہیں بلکہ اب اسی کو نبوت ملے گی جو اتباع محمدی ﷺ میں کامل ہوگا۔ چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں۔ ہاں اپنی ختم رسالت کا نشان قائم رکھنے کے لئے یہ چاہا کہ فیض وحی آپ کی پیروی کے وسیلے سے ملے اور جو شخص امتی نہ ہو اس پر وحی الٰہی کا دروازہ بند ہو۔ سو خدا نے ان معنوں سے آپ کو خاتم الانبیاء ٹھہرایا۔ لہذا قیامت تک یہ بات قائم ہوئی کہ جو شخص سچی پیروی سے اپنا امتی ہونا ثابت نہ کرے اور آپ کی متابعت میں اپنا تمام وجود محو نہ کرے۔ ایسا انسان قیامت تک نہ کوئی کامل وحی پاسکتا ہے اور نہ کامل ملہم ہو سکتا ہے۔ کیونکہ مستقل نبوت آنحضرت ﷺ پر ختم ہو گئی ہے۔ مگر ظلی نبوت جس کے معنی ہیں کہ محض فیض محمدی سے وحی

گذشتہ صدی ہجری میں ایران سے ایک شخص
شیخ بہاؤاللہ اٹھا اس نے نبوت کا دعویٰ کیا اسکے مریدوں
نے اس کا دعویٰ قبول کیا چنانچہ آج بھی وہ لاکھوں کی تعداد
میں وہ لاکھوں کی تعداد میں تبلیغ کر رہے ہیں۔

پانا وہ قیامت تک باقی رہے گی تا انسانوں کی تکمیل کا دروازہ بند نہ ہو اور تا یہ نشان دنیا سے مٹ نہ جائے کہ آنحضرت ﷺ کی ہمت نے قیامت تک یہی چاہا ہے کہ مکالمات اور مخاطبات الٰہیہ کے دروازے کھلے رہیں اور معرفت الٰہیہ جو مدار نجات ہے مفقود نہ ہو جائے۔ (حقیقۃ الوحی ص ۲۸) اس تشریح کے بعد کھلے لفظوں میں اظہار خیال کرتے ہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں۔ جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء ابدال اور اقطاب اس امت میں گزر چکے ہیں۔ ان کو حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا ہوں اور دوسرے لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔ (حقیقۃ الوحی ص ۳۰ ۵) پس قادیانی اصطلاح میں نبوت دو قسم کی ہے۔ ایک وہ جو براہ راست بلاواسطہ کسی نبی کو ملتی تھی۔ دوم جو باتباع محمدی ﷺ چنانچہ خلیفہ محمود قادیانی کے الفاظ درج ہیں۔ میں پھر بڑے زور سے اعلان کرتا ہوں۔ جیسا کہ متعدد بار اعلان کر چکا ہوں کہ میں مرزا صاحب کو نبی مانتا ہوں۔ لیکن نہ ایسا کہ وہ نئی شریعت لائے ہیں اور نہ ایسا کہ ان کو آنحضرت ﷺ کی اتباع کے بغیر نبوت ملی ہے اور ان معنوں سے آپ کو حقیقی نبی نہیں مانتا۔ ہاں اگر حقیقی نبی کے معنی یہ ہوں کہ وہ نبی ہے یا نہیں؟ تو میں کہوں گا کہ اگر حقیقی کے مقابلے میں نقلی یا بناوٹی یا اسمی نبی کو رکھا جائے تو میں آپ کو حقیقی نبی مانتا ہوں۔ بناوٹی نقلی یا اسمی نہیں مانتا۔ میں نبیوں کی تین اقسام مانتا ہوں۔ ایک جو شریعت لانے والے ہیں۔ دوسرے جو شریعت تو نہیں لائے لیکن ان کو بلاواسطہ نبوت ملتی ہے اور کام وہ پہلی امت کا ہی کرتے ہیں۔ جیسے سلیمان، زکریا، یحییٰ علیہم السلام اور ایک جو نہ شریعت لاتے ہیں اور نہ ان کو بلاواسطہ نبوت ملتی ہے۔ لیکن وہ پہلے نبی کی اتباع سے نبی ہوتے ہیں اور سوائے آنحضرت ﷺ کے کوئی نبی اس شان کا نہیں گزرا کہ اس کی اتباع میں ہی انسان نبی بن جائے۔ (کلمۃ الفصل ص ۱۴) یہ عبارت بھی اپنا مضمون بتانے میں صاف ہے کہ مرزا صاحب طفیلی نبی ہیں۔ اسی کا نام ظلی یا بروزی نبوت ہے۔ یعنی گاتے گاتے گویے بن گئے۔ ہم شروع میں کہہ آئے ہیں کہ نبی بمنزلہ تنے کے ہوتا ہے۔ جس سے امت میں وحدت پیدا ہوتی ہے اور رہتی ہے اور جب نبوت میں اثنیت (دوئی) آئی تو امت میں بھی دوئی پیدا ہو جائے گی۔ اسی لئے قادیانی خلیفہ نے حسب تعلیم مرزا صاحب فتویٰ شائع کیا۔ جس کے الفاظ یہ ہیں۔ ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں اور ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں کیونکہ ہمارے نزدیک وہ خداتعالیٰ کے ایک نبی کے منکر ہیں۔

(انوار خلافت ص ۹۰)

بقیہ:- تصنیفی خدمات

قافلہ ء حدیث

یہ مجموعہ اہل حدیث علماء کے سوانحی حالات پر مشتمل ہے۔

محفل دانش منداں

اس کتاب میں نامور شخصیات کے حالات زندگی خوبصورت انداز میں لکھے گئے ہیں۔

لسان القرآن جلد سوئم

مولانا حنیف ندوی مرحوم قرآن مجید سے بے پناہ شفقت رکھتے تھے۔ ندوۃ العلماء لکھنوں سے انہوں نے تفسیر قرآن میں دورہ تخصص کیا تھا۔ بلند پایہ مفسر تھے۔ سراج البیان کے نام سے انہوں نے قرآن کی تفسیر لکھی۔ 1979 میں انہوں نے لسان القرآن کے نام سے حروف تہجی کی ترتیب سے قرآن مجید کا توضیحی لغت لکھنا شروع کیا۔ الف سے لے کر دال (د) تک ان کے تحریر فرمودہ آٹھ لفظ دو ضخیم جلدوں کا احاطہ کر گئے۔ ابھی یہ کام جاری ہی تھا کہ مولانا چل بسے۔ ان کے بعد اس کام کو بھٹی صاحب نے آگے بڑھایا اور ذال، را، زا تین حروف لکھے اور ان کی تشریح کی اور 342 صفحات کی کتاب مکمل کر دی۔ یہ کتاب 1999 میں مکتبہ علم و عرفان لاہور کی طرف سے طبع ہوئی۔ بھٹی صاحب کی تصنیف و تراجم کی فہرست پر نظر ڈالیں تو معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے تن تنہا ایک ادارے اور جماعت جتنا کام کیا ہے۔ اگرچہ اب وہ عمر عزیز کی بہت سی منزلیں عبور کر کے کہولت کی منزل کو پہنچ چکے ہیں لیکن ان کا قلم جوان ہے اور اس کی جولانیاں دیکھنے سے تعلق رکھتی ہیں۔ جوں جوں ان کی عمر کار میں اضافہ ہوتا جاتا ہے قلم کی حرکت تیز سے تیز تر ہوتی جا رہی ہے۔ تھوڑے ہی عرصے میں کئی تاریخی اور علمی شاہکار ان کے نوک قلم سے وجود میں آ چکے ہیں۔ صوفی محمد عبداللہ مرحوم کے سوانح پر کتاب تکمیل کے مراحل میں ہے جب کہ برصغیر میں اہلحدیث کی سیاسی، تصنیفی، تدریسی اور صحافتی خدمات پر کتاب بھی تقریباً مکمل ہے اور ابھی یہ سلسلہ مزید آگے بڑھے گا، انشاء اللہ۔ ہماری مخلصانہ اور عاجزانہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بھٹی صاحب کو تادیر صحت و سلامتی سے رکھے